20720-اسلام کا مالیاتی نظام

سوال

مجھے علم ہوا ہے کہ اسلام میں اموال ایک دوسرے کے پاس جانے کا طریقہ ایسا ہے جس میں سود داخل نہیں ہوتا، لیکن جب میں نے اسلام کے مالیاتی نظام جس پر عمل کیا جارہا ہے کا مطالعہ کیا تو مجھے یہ علم ہوا کہ سود تو ابھی تک موجود ہے، لہذا اگر اسلامی مالیاتی نظام میں سود کا استعمال ہوتا ہے تو کیا آپ اس کی وضاحت کر سکتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اسلام میں سود کی حرمت تحریم مغلظ کا درجہ رکھتی ہے یعنی یہ بہت شدید حرام ہے، اور اللہ تعالی نے سود کا لین دین کرنے والے کی مذمت کی اور اس کے خلاف اعلان جنگ کیا اور روز قیامت اس کی بری عاقبت اور سزا بیان کرتے ہوئے فرمایا :

.{وہ لوگ جو سود خور ہیں وہ کھڑے نہ ہونگے مگر اس طرح جس طرح ایک شیطان کے چھونے سے خبطی بنایا ہوا شخص کھڑا ہوتا ہے، یہ اس لیے کہ وہ یہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سود کی طرح ہی ہے، حالانکہ اللہ تعالی نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے، جو شخص اپنے پاس اللہ تعالی کی آئی ہوئی نصیحت سن کر رک گیا اس کے لیے وہ ہے جو گزر چکا، اور اس کا معاملہ اللہ تعالی کی طرف ہے، اور جو کوئی پھر دوبارہ (حرام کی طرف) لوٹا وہ جہنمی ہے، ایسے ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے، اللہ تعالی سود کو مٹاتا اور ختم کرتا ہے، اور صدقات کو بڑھاتا اور زیادہ کرتا ہے، اور اللہ تعالی کسی ناشکرے اور گنہگار سے محبت نہیں کرتا}.البقرۃ(275).

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا :

.{اے ایمان والو! اللہ تعالی سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم سچے اور پکے مومن ہو، اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تم اللہ تعالی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ، ہاں اگر توبہ کرلو تو اصل مال تمہارا ہی ہے، نہ تو تم ظلم کرو اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے}.البقرۃ(278–279).

اور پھر احادیث میں بھی اس کی حرمت بیان ہے :

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے اور سود کھلانے، اور اسے لکھنے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی، اور فرمایا : یہ سب برابر ہیں" صحیح مسلم حدیث نمبر(1598).

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"کوئی آدمی سود کا ایک درہم کھائے اور اسے یہ علم ہو کہ یہ سود کا ہے تو یہ اللہ تعالی کے ہاں 33 زنا کاریاں کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے"

اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر(3375) میں صحیح قرار دیا ہے.

اس کے علاوہ بھی کئی ایک دلائل ہیں جو اس جرم کا حکم اور قباحت پر دلالت کرتے ہیں.

لہذا اسلام کا مالیاتی نظام کسی بھی ایسے معاملہ اور لین دین کو نہیں رہنے دیتا جو سود پر مشتمل ہو، بلکہ شریعت اسلامیہ نے تو بعض ایسے معاملات کی بھی ممانعت کر رکھی ہے جو سود میں پڑنے کے ذرائع بنتے ہیں.

دوم :

اس وقت موجودہ بنک سودی ہیں سوائے چند ایک کے اور وہ بھی نادر ہیں، اور کسی بنک کا اسلامی ملک پائے جانے کا معنی یہ نہیں کہ وہ بنک بھی اسلامی ہے، ان بنکوں کے بارہ غالب یہی ہے کہ ان بنکوں کا باہر کے یہودی اور صلیبی بنکوں سے گہرا تعلق اور رابطہ ہے، اور یہ واقعہ بہت افسوسناک ہے کہ یہ بنک مسلمان ممالک جن میں بسنے والے مسلمانوں کی تعداد ایک ملیار سے بھی زیادہ ہونے کے باوجود ان ممالک میں کوئی اسلامی بنک نہیں جو سود سے بچا ہو، سوائے چند ایک انجنسیوں اور اداروں کے.

لہذا مسلمانوں میں سے اہل حل وعقد پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ اس موضوع کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے حقیقتا اس پر غور کریں اور ایک مستقل اسلامی بنک کا نظام بنائیں، اہل اسلام کے علماء کرام موجود ہیں، اور کام کرنے والے ماہر قسم کے افراد بھی متوفر ہیں، اور الحمد للہ سرمایہ بھی بہت ہے.

سوم :

صحیح اسلامی مالیاتی نظام ایسا ہے جو سود سے بالکل عاری اور خالی ہے، اس میں ذرہ برابر بھی سود نہیں پایا جاتا، اس لیے کہ یہ نظام اللہ تعالی کی کتاب قرآن مجید اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت حدیث شریف سے لیا گیا ہے.

اور سوال میں آپ کا یہ کہنا کہ میں نے اسلامی مالیاتی نظام کے لین دین میں دیکھا ہے کہ : یہ قول تفصیل طلب ہے کہ آپ ان سودی معاملات کی تفصیل بیان کریں جو آپ نے دیکھا ہے، ہو سکتا ہے کہ آپ نے بعض معاملات کو سودی گمان کر لیا ہو حالانکہ وہ ایسے نہ ہوں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کی حالت کی اصلاح فرمائے اور مسلمان حکمرانوں کو ایسے امور سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے جس میں خیر و بھلائی اور اصلاح ہو، سب تعریفات اللہ رب العالمین کی ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے.

واللہ اعلم.